ثوبیہ قانتہ
شعبہ ریاضی فائنل ایئر بہاولپور

غزل

جنگ میں چال کبھی چلتے ہیں پسپائی کی
ترکِ الفت جو کیا ہم نے تو دانائی کی

تیری آنکھوں کے سمندر سے بھی بچ نکلیں گے
تیرنے والوں کو پروا نہیں گہرائی کی

بھول جانے کے لئے ہر کس و ناکس سے ملے
ان سے بچھڑے تو بہت انجمن آرائی کی

تیری یادوں کا دریچہ ہی کوئی کھل جائے
دل کو گھیرے ہوئے دیوار ہے تنہائی کی

شرم سے پھول ہوئے سرخ، جھلک جب دیکھی
تیرے پیراہنِ خوشرنگ کی زیبائی کی

ایک ہالہ بھی ترے گرد رہا شہرت کا
اک دھنک بھی نظر آتی رہی رُسوائی کی

جیسے بردوشِ صبا نکہتِ گل جاتی ہے
"کو بکو پھیل گئی بات شناسائی کی"

دل کے کانوں سے سنی قانتہ ہم نے اکثر
نوحۂ غم کی صدا گونج میں شہنائی کی